

ایک عاجزانہ التجا  
نمبر 3470  
ایک خطبہ  
جو جمعرات، 5 اگست، 1915 کو شائع ہوا  
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرچن  
جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

"اپنی عجیب شفقت ظاہر کر۔"  
زبور 7:17

اگر کوئی بادشاہی تخت پر فائز ملکہ یا کسی اور عالی مرتبہ شخص کے حضور پیشی کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ شاید یوں کہے،  
"میں کیونکر اپنے آپ کو سنبھالوں؟ مجھ سے کیا توقع ہے؟ مناسب خطاب کا طریقہ کیا ہو گا؟"

پس جب ہم بادشاہوں کے بادشاہ، ابدی خُدا، کے حضور داخل ہوتے ہیں، تو تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایک کانپتا ہوا تائب دل یہ کہے، "میں کیا کروں؟ میں حضرت اعلیٰ خُدا کے حضور کیسے آؤں؟ میں کون سے الفاظ چُنوں اور کس انداز میں اپنی تمنائیں پیش کروں؟"

خُدا کا پاک کلام اس سوال کے جواب میں بے حد غنی ہے، کیونکہ تمہارے ہاتھ میں سیکڑوں موزوں دعائیں پہلے سے موجود ہیں۔ اگر کوئی عباداتی کتابوں پر ایمان رکھتا، تو ہم باسانی ایک بائبل عبادت نامہ مرتب کر سکتے تھے۔ اور یہ بھی کوئی مشکل بات نہ ہوتی کہ انسان کے دل میں پیدا ہونے والی ہر خواہش کے لیے پاک نوشتوں سے الفاظ منتخب کر لے۔

پاک بائبل، اپنی دیگر خوبیوں کے علاوہ، ایک عظیم اور عالمگیر دعائیہ کتاب بھی ہے، اور اس میں ہر قوم و نسل، ہر حالت اور ہر وقت کے انسانوں کے لیے مناسب دعائیں پائی جاتی ہیں، چاہے ان کی خواہشات یا ضروریات کچھ بھی ہوں۔

اب میں اس دعائیہ کتاب میں سے ایک مختصر التجا نکالتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ خُدا کے فرزند میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں گے، اور مجھے امید ہے کہ ہم اختتام تک پہنچنے سے پہلے وہ بھی جو کبھی دعا کے لیے لب کشا نہ ہوئے، اسے اپنی سچی دعا بنائیں گے:

"اپنی عجیب شفقت ظاہر کر۔"

اب، سب سے پہلے، ہم یہ دعا اس نیت سے پیش کر سکتے ہیں

I

کہ خُدا ہماری سوچوں میں اپنی عجیب شفقت ظاہر کرے۔

،کیسی عجیب ہے وہ شفقت جو ہمارے لیے ظاہر کی گئی  
قدیم، ہاں ازل کی پہاڑیوں کی مانند قدیم — مگر جتنی قدیم ہے، اتنی ہی جلیل و جلال بھی ہے؛  
تاہم بعض آنکھیں ایسی ہیں جنہوں نے اُسے کبھی نہ دیکھا۔  
،اور کچھ ایسے بھی ہیں، جو بچپن سے کلام مقدس پڑھتے اور انجیل کے مواظ سنتے آئے  
پھر بھی اب تک خُدا کی عجیب شفقت کو نہ پہچان سکے۔

،آئیے، چند لمحے غور و فکر میں بسر کریں تاکہ خُداوند ہماری اس دعا کو سنے  
اور جب ہم اُس کی شفقت پر دھیان کریں تو وہ اُسے ہم پر ظاہر کرے۔

،تم دیکھتے ہو کہ اس آیت کا مرکز و مغز لفظ "محبت" ہے  
اور باقی تمام الفاظ اسی محبت کی توصیف و تبیین کرتے ہیں۔  
،پس، جب ہم خُدا کی محبت پر غور کریں  
تو یاد رکھیں کہ یہ کس قدر عجیب و غریب محبت ہے۔

،اسی محبت میں، پیش از آفرینش عالم  
 ،خُدا نے اپنے لوگوں کو چُن لیا  
 اور اُنہیں اپنے عہد میں شامل فرمایا۔  
 جب قادر مطلق نے اپنی پیش بین آنکھوں سے دیکھا  
 ،کہ تمام نسلِ آدم گناہ میں گر چکی ہے  
 :تو اُس کی انگلی نے ایک ایک کو چُن کر کہا  
 ،میں یہاں ہمیشہ بسوں گا، یہی میرا آرام ہو گا"  
 "،کیونکہ میں نے اُسے برگزیدہ ٹھہرایا ہے  
 ربُّ الافواج فرماتا ہے۔

کیسی محبت تھی وہ، جس نے اُسے ہم کو چُننے پر آمادہ کیا؟  
 یا کون سا محرک تھا سوائے اس کے  
 ،کہ "جس پر میں رحم کروں گا اُس پر رحم کروں گا  
 اور جس پر میں ترس کھاؤں گا اُس پر ترس کھاؤں گا"؟

،جب برگزیدہ محبت نے چشمہ کھودا  
 ،تو اے محبوبو، ذرا سوچو اُس محبت کی وسعت پر  
 جس نے عہدِ فضل میں داخل ہو کر  
 ،ہماری نجات کا منصوبہ پورا کیا  
 ،جب تثلیثِ اقدس کے درمیان باتھوں کا معاہدہ ہوا  
 تاکہ وہ عہدِ اٹل وعدے بن جائے  
 اور مسیح میں وہ سب نسل کے لیے پُر اثر ٹھہرے۔

غور کرو اُس محبت پر جو اُس وقت سرد نہ ہوئی  
 جب عہد نے قربانی کا تقاضا کیا؛  
 جو پیچھے نہ ہٹی جب باپ کا پیارا بیٹا  
 !ذبح ہونے والا تھا

یقیناً سلیمان کے ذہن میں یہی تصور رہا ہو گا  
 ،جب اُس نے کہا: "بہت سے پانی محبت کو بجھا نہیں سکتے  
 "نہ سیلاب اُسے ڈبو سکتے ہیں۔

کیا یسوع نے اپنے باپ اور اپنی ماں کو نہ چھوڑا  
 ،تاکہ اپنی عروس سے لپٹ جائے  
 اور وہ دونوں ایک جسم ٹھہریں؟

،محبت اسی میں ظاہر ہوئی  
 ،نہ کہ ہم نے خُدا سے محبت کی  
 بلکہ اُس نے ہم سے محبت کی  
 اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ ہمارا فدیہ بنے۔

کیا میں پھر کلوری کی اذیت بھری داستان بیان کروں؟  
 ہم نے اُس تصویر کو ہزار بار  
 خونیں رنگوں سے کھینچا ہے۔  
 اپنا قلم اُس کے خونین پسینے میں ڈبو کر  
 ہم نے اُس عظیم جانشین کے درد بیان کیے۔

،دیکھو، کیسی محبت ہے جو باپ نے ہم پر کی  
 !کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائیں  
 —تم اُس محبت کے پھلوں کو جانتے ہو  
 یہی محبت تھی جس نے تمہیں پکارا

جب تم دور تھے؛  
یہی محبت تھی جس نے تمہیں زندہ کیا  
جب تم گناہ میں مردہ تھے؛  
اور تمہیں تمہاری خرابی کی قبر سے باہر نکالا۔

یہی محبت تھی جس نے تمہارا رُخ صیون کی طرف پھیرا  
اور کیا یہی محبت نہیں جو اسے وہاں قائم رکھے ہوئے ہے؟  
،کیا ہم یوں نہ کہیں کہ محبت نے بنیاد ڈالی  
،محبت ہی ایک ایک پتھر جوڑتی گئی  
اور محبت ہی وہ ہو گئی  
—جو آخری پتھر کو خوشی کے نعروں سے لائے گی  
"افضل، فضل اُس پر"

آہ! جب میں اُس بے مثال محبت کی کہانی پڑھتا ہوں  
،جو نہ ابتدا رکھتی ہے نہ انجام  
تو تعجب ہوتا ہے کہ ہمارے دل  
،شعلہ زن کیوں نہ ہو جاتے  
،ہماری خواہشات کیوں نہ اُبل پڑتیں  
اور ہمارے ہونٹ  
اُس آتش فشاں کی مانند کیوں نہ ہو جاتے  
جس سے لاوا بہتا ہے؟

یقیناً ایسی محبت کے لیے  
ہماری جانوں کو جوش اور آسمانی شوق سے بھر جانا چاہیے۔  
،اے خُداوند، جب ہم ان باتوں پر غور کریں  
!نو اپنی عجیب شفقت ظاہر کر

لیکن تم دیکھتے ہو کہ یہ محبت  
شفقت پر منتج ہوتی ہے۔

ایسی شفقت بھی ہو سکتی ہے  
،جس میں محبت نہ ہو  
اور محبت ایسی بھی ہو سکتی ہے  
جس میں شفقت نہ ہو۔

ہم نے بعض کو دیکھا  
،کہ وہ غریبوں سے بہت مہربان تھے  
لیکن اُن سے محبت نہ رکھتے تھے۔

ہم روز ہزاروں کو دیکھتے ہیں  
،جو سیاہ فاموں سے شفقت سے پیش آتے ہیں  
مگر اُن سے محبت کا تصور تک نہیں کرتے۔

اور ہم یہ بھی جانتے ہیں  
—کہ محبت بھی کبھی بے مہر ہوتی ہے  
،یا اگر اُس کے اندر مہربانی ہو بھی  
تو اُس کا اظہار سخت اور بے رحم ہوتا ہے۔

،محبت کبھی کبھی سخت سلوک کرتی ہے  
یا ایسی چوٹ پہنچاتی ہے  
،جو دل کو چیر ڈالے

اور انسان کی فطرت کی کمزوریوں کے لیے  
رحم و کرم کے قرض کو بھول جاتی ہے۔

پس ہمیں خُداوند کے معاملات پر غور کرتے ہوئے  
، اُس کی محبت کی شان و شوکت ہی نہیں  
بلکہ اُس کی شفقت کی باریکیوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔

اے عزیزو، جب خُداوند نے  
ہمارے لیے عہد میں سامان مہیا کیا  
—تو صرف روٹی اور پانی پر قناعت نہ کی  
—ایسا نہیں کہ بس اپنی قوم کو زندہ رکھے  
بلکہ اُس نے تمہارے لیے  
یسوع کے خون کی فراخدلی سے دی ہوئی مے مہیا کی۔

تمہارے لیے اُس نے  
، یسوع کی راستبازی کی سرخ و باریک کتانی پوشاک رکھی  
، الہی وعدہ کا نرم تکیہ  
اور فضل و ابدی سلامتی کا گداز بستر مہیا کیا۔

اُس نے تمہارے لیے کوئی محض پناہ گاہ مہیا نہ کی  
جہاں تم طوفان سے بچ سکو  
، اور دل کو تھوڑا سا سکون ملے  
بلکہ اُس نے تمہارے لیے  
ایک ایسی جنت رکھی  
، جو آنکھ نے کبھی نہ دیکھی  
، کان نے نہ سنی  
اور دل انسان پر اُس کا خیال تک نہ آیا۔

وہ محبت کے چشمے ہیں  
جو محبت کے منبع سے پھوٹتے اور بہتے ہیں۔

، جب اُس نے تمہیں اپنے فضل سے بلایا  
!تو کیسی شفقت سے بلایا  
، تم کوڑا کھا کر مسیح کے پاس نہ لائے گئے  
، اور اگر لائے بھی گئے  
!تو وہ کوڑے جلد ہی تمہاری پشت سے مٹ گئے

!کتنی شفقت سے اُس نے تم سے ملاقات کی  
!آہ! وہ دن جب تم کانپتے ہوئے  
—اُس کے صلیب کے قدموں پر آئے  
کیسے اُس نے تمہاری گردن کو اپنے گلے سے لگایا  
!اور تمہیں بوسہ دیا

، کیسے اُس نے پکارا  
"اُس کے چیتھڑے اتارو اور بہترین لباس پہنا دو"  
، کیسے اُس نے تمہارے تھکے ہوئے پاؤں کے چھالے اچھائے  
، اُن پر چاندی کے نعلین پہنائے  
!اور تمہیں رقص کرنا سکھایا

کیسے اُس نے تمہیں شہزادے کے بیٹے کی مانند  
، نفیس پوشاک پہنائی

تمہارے سر پر خالص سونے کا تاج رکھا  
اور تمہیں ایسی رحمت کے خیالات  
اور ایسی شفقت کے کلام دیے  
کہ تمہارا دل  
جو پہلے غم سے پھٹنے کو تھا  
اب خوشی سے پھٹنے کے قریب ہو گیا

اے خداوند  
جب ہم یاد کرتے ہیں  
کہ تُو نے اُس دن سے لے کر  
جب ہم نے تجھے پہچانا  
آج تک ہمارے ساتھ  
کیسی مہربانی کی ہے  
تو ہمیں حیرت ہوتی ہے  
کہ ہم تجھ سے زیادہ محبت کیوں نہ کر سکے  
اور یہ دعا کرتے ہیں  
کہ جب ہم تیرے کاموں پر غور کریں  
تو تُو اپنی عجیب شفقت ہم پر ظاہر کر۔

اُہ! ہاں، بے شک یہ "عجیب شفقت" ہی تو ہے  
ہمیں اس پر ایک کلمہ کہنا لازم ہے۔  
کیا کوئی اور شے ہے جو انسان کے دل میں تعجب پیدا کرے  
اور اسے مسلسل حیرت میں رکھے  
جیسے خدا کی محبت کرتی ہے؟

اگر لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ معجزے ناممکن ہیں  
تو ہر مسیحی اُن کے اس دعوے کا زندہ رد ہے۔  
معجزات نہیں؟  
تو پھر ہر ایماندار کی زندگی  
ایک ایسا سلسلہ معجزات ہے  
جو فطرت کے قوانین کی گرفت سے باہر ہے۔

ہر سچا ایماندار تمہیں گواہی دے گا  
کہ اُس کا پورا تجربہ  
ایمان کے آغاز سے لے کر آج کے دن تک  
محیر العقول رہا ہے؛  
اور وہ انجام تک بھی ایسا ہی رہے گا۔

کیا ہی بڑا تعجب ہے، اے بھائیو  
اِکہ خدا نے اپنی شفقت ہم جیسے گناہگاروں پر کی  
ہم اُن نیکوکاروں میں شامل نہ تھے  
جو کبھی گناہ میں نہ پڑے۔

ہماری طبیعت میں، ہمارے کردار میں  
ایسا کچھ نہ تھا جو اُس کی محبت کا مستحق ہوتا۔  
ہم گناہگار تھے  
اور اپنی نگاہ میں ایسے گناہگار  
جن کے گناہ سُرخ دوہری رنگت والے کپڑے کی مانند تھے۔

پھر بھی اُس نے ہم پر رحم فرمایا  
ہم مفلس تھے، علم و دانش سے خالی

، کمزور اور بے یار و مددگار  
پھر بھی اُس کی شفقت ہم پر مائل ہوئی۔

اُس نے بہت سے بزرگوں اور معزروں کو چھوڑ کر  
—ہماری حقیر حالت کو چُنا  
—ایسے لوگوں کو جو دنیا کی نظر میں ذلیل تھے  
تاکہ وہ اُس کی پرورش میں آئیں  
اور اُس کی نظر میں قیمتی ٹھہریں۔

ہمیں اُس نے کن جگہوں سے بلایا؟  
، کچھ کو بے وقوفوں کی محفلوں سے  
، کچھ کو شرابیوں کی سنگت سے  
، کچھ کو بدکار عورتوں کے ٹھکانوں سے  
، یا شاید تم میں سے کسی کو چوروں کے اڈے سے  
، کسی کو تمسخر کرنے والوں کی مجلس سے  
کسی کو کفر بکنے والوں کے منبر سے۔

، اور اگر تم جرائم میں لت پت نہ بھی تھے  
، تو ممکن ہے کہ خود برتری میں مبتلا تھے  
اور یوں شیطان کے قلعے میں مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔

، جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم کیا تھے  
، اور کہاں سے نکلے  
تو ہمیں معلوم ہوتا ہے  
کہ واقعی اُس کی شفقت "عجیب" ہے۔

اور اگر تم یہ بھی یاد کرو  
کہ اگر اُس نے تمہیں نہ بلایا ہوتا  
—تو تم آج کہاں ہوتے  
! تو یہ بھی ایک عجیب بات ہے

! ہم تو ممکن تھا جہنم میں ہوتے  
یقیناً ہم اُس راہ پر چل رہے تھے  
جو اُمید سے خالی، اندھی تاریکی میں لے جاتی ہے۔

اور اب یہ بھی سوچو  
! کہ اُس نے ہمیں کن باتوں کے لیے بلایا  
! آہ! یہ تو حد درجہ عجیب ہے

، مجرم فرزند بن گیا  
، باغی شہزادہ بن گیا  
—غدار نے تاج پہن لیا  
، ہم جو آگ کے لیے تیار انگارے تھے  
، اب کھجور کی شاخیں لہرا رہے ہیں  
، تاج پہنے ہوئے ہیں  
اور نئی نغمہ سرائی کر رہے ہیں۔

، مجھے نہیں معلوم کہ تم اس پر کیا سوچتے ہو، اے بھائیو  
، لیکن جب بھی میں خُدا کے فضل کے بڑے اعمال پر غور کرتا ہوں  
تو ہر زاویے سے وہ مجھے "عجیب شفقت" معلوم ہوتی ہے؛  
یہاں تک کہ آنکھیں دھندلا جاتی ہیں

اور دل یہ دعا مانگتا ہے  
"اے خداوند، اپنی عجیب شفقت دکھا"

ان عظیم اعمالِ فضل پر غور و فکر کرنا  
—شکرگزاری کو بڑھا سکتا ہے  
اور بہتر ہو کہ ہم وقت نکال کر  
خُدا اسرائیل کے مہربان کاموں کو  
اپنے دل و دماغ میں دہراتے رہیں۔

لیکن میں نے پہلے نکتے پر کافی کہہ دیا ہے؛  
پس اب مختصر طور پر دوسرے نکتے پر آؤں گا۔

—یقیناً داؤد کی مراد یہ تھی  
||

اپنی عجیب شفقت ہمارے تجربہ میں ظاہر کر"

،ممکن ہے کہ اُس پار ایک شخص ہو  
—جسے آج شب یہاں آنے کا خیال تک نہ آیا ہو  
،لیکن جب وہ اِس گھر کے پاس سے گزرا  
،اور اُس نے خلقت کا جمِ غفیر دیکھا  
تو اُس کے دل میں آیا کہ ذرا اندر جھانک لے؛  
گو اُس کا ارادہ یہ تھا کہ پھر پلٹ جائے گا۔  
مگر کسی نادیدہ تدبیر سے، وہ اب یہاں موجود ہے۔

اے انسان! تُو خود جانتا ہے کہ تُو کیسا رہا ہے۔  
یہ میرا منصب نہیں کہ میں تیرے گناہوں کو  
اِس جماعت کے سامنے فاش کروں؛  
لیکن اتنا جان لے  
،کہ رات کی تاریکی نے اُنہیں نہ چھپایا  
نہ ہی تیرے رفیقوں کی خاموشی نے اُنہیں ڈھانپا۔

ربُّ الافواج، جو دلوں کو پرکھتا ہے  
،اور گردوں کی جانچ کرتا ہے  
وہ تیری بدکاری کو خوب جانتا ہے؛  
اُس کی نگاہوں سے  
کوئی شائبہ گناہ چھپا نہیں۔

تو بھی، خداوند افواج آج شب تجھ سے یوں فرماتا ہے  
"رجوع کر، رجوع کر؛ تُو کیوں مرنا چاہتا ہے؟"

—اور میں بھی تجھ سے یہی کہتا ہوں  
،آج کی شب یہ دعا کر  
،اور کون جانے، شاید خُدا تجھ پر رحم کرے  
تاکہ تُو ہلاک نہ ہو؟  
!ابھی دعا کر

آ میں تیرے لیے یہ دعا بلند کرتا ہوں  
"اپنی عجیب شفقت دکھا"

،میں جانتا ہوں تُو کہے گا  
اگر خُدا مجھ پر رحم کرے"  
!تو یہ ایک بڑا ہی تعجب خیز امر ہوگا

اگر وہ میرے دل کو بدل ڈالے  
اور مجھے اپنے مقدسوں میں شامل کر دے  
"تو یہ ایک معجزہ ہی ہوگا"

بالکل درست، اے گناہگار،  
مگر اسی لیے تو میں یہ دعا تیرے لبوں پر رکھتا ہوں؛  
:کیونکہ یہ تیرے ہی لیے موزوں ہے  
"مجھے اپنی عجیب شفقت دکھا"

کیا تُو نہیں دیکھتا کہ تُو ایک عجیب گناہگار رہا ہے؟  
،عجیب طور پر تُو نے ناسپاسی کی  
،عجیب طور پر تُو نے اپنے گناہوں کو بڑھایا  
،عجیب انداز میں تُو نے ماں کے آنسوؤں کو ٹھکرا دیا  
،باپ کی نصیحت کو روند ڈالا  
،موت کا مذاق اڑایا  
اور جہنم سے عہد کر لیا۔

!مگر دیکھ  
،تیرا موت سے کیا گیا عہد ٹوٹ گیا  
اور دوزخ سے باندھی گئی رفاقت منسوخ ہو چکی۔  
،اور وہ، جو عظیم معجزات کرتا ہے  
:آج رات تجھے مخاطب کرتا ہے اور فرماتا ہے  
"اُو! ہم باہم بحث کریں؛"  
،اگرچہ تیرے گناہ سُرخ ہوں مٹل سُرخ رنگ  
تو بھی وہ اُن کی مانند سفید ہوں گے؛  
،اگرچہ وہ قرمزی کی مانند ہوں  
"تو بھی وہ برف سے بھی زیادہ سفید ہوں گے"

،اُس پر ایمان لا، جو صلیب پر مُوا  
جس نے ہمارے گناہ اپنے بدن پر اٹھا لیے۔  
یسوع مسیح میں زندگی ہے  
اُن کے لیے جو اپنی نگاہ اُس کی طرف اٹھاتے ہیں۔  
،ابھی اُس کی طرف دیکھ  
!ابھی اُسے دیکھ اور جیتا رہ

کاش اس مجمع میں کئی مقامات پر  
یہ دعا اُن کے دل سے بلند ہو  
،جو اسرائیل کے دھتکارے ہوئے تھے  
:کہ وہ یوں فریاد کریں  
"اپنی عجیب شفقت دکھا"

،ہاں، میں اُس جوان کو جانتا ہوں جو اُدھر بیٹھا ہے  
اور اُس کی کہانی بھی مجھے معلوم ہے۔  
،ماہیا ہو گئے  
وہ اپنی جان کی بابت بے قرار ہے۔  
ایک وعظ کے بعد دوسرا وعظ  
اُس کے دل کو جھنجھوڑتا ہے۔  
وہ سوتا نہیں۔  
اپنے چھوٹے سے کمرے میں جاتا ہے  
اور خُدا سے روتے ہوئے فریاد کرتا ہے۔



،اب تو وہ قریب ہے کہ اُمید کھو دے  
اور ابلیس اُسے خودکشی کی راہ دکھا رہا ہے۔

،آہ!" وہ کہتا ہے"  
—خُدا مجھ پر رحم نہیں کرے گا"  
یہ اُمید کرنا بھی حد سے زیادہ ہے؛  
!"یہ اُمید کرنا ایک ناقابلِ یقین معجزہ ہے

!اے جوان  
:یہ ایک نئی دعا تیرے لیے ہے  
!"اپنی عجیب شفقت دکھا"

میں نے ایک مفلس بوڑھی عورت کے بارے میں سنا ہے  
جو برسوں اپنے گناہوں کے بوجھ تلے دبے رہی؛  
،مگر جب اُسے نجات دہندہ مل گیا  
،تو اُس نے کہا  
اگر یسوع مسیح مجھے بچا لے"  
،تو وہ پھر کبھی میری حمد سے فارغ نہ ہوگا  
کیونکہ جب تک میری سانس باقی ہے  
!"میں اُسے ستائش کرتی رہوں گی

میں یاد کرتا ہوں  
جب میں خود نجات کے طلبگار تھا  
:تو میں نے دل میں کہا  
اگر یسوع مجھے بچا لے"  
!"تو میں اُس کے لیے سب کچھ کر دوں گا

اور اگر کوئی اُس وقت مجھے کہتا  
،کہ ایک دن تُو سرد مہر، بے جان مسیحی بن جائے گا  
تو میں کبھی یقین نہ کرتا۔  
اور کوئی بھی مسیحی  
اپنے بارے میں یہ بات نہ مانے گا  
جب تک وہ خود اُسے جیتا نہ دیکھے۔

ہم تو سمجھے تھے  
—کہ ہم مسیح کے لیے سب کچھ کریں گے  
مسیح کے لیے جل مرنے کو بھی تیار تھے۔  
،ہم نے یہ نہ کیا  
لیکن یہ پھر بھی عجیب امر ہے  
کہ خُدا نے ہمیں بچایا۔

!اے جوان  
!یہ دعا لے لے  
،میں تو چاہتا تھا کہ تُو اسے گھر لے جائے  
مگر میں یہ بھی نہیں چاہتا  
کہ تُو اور یہ دعا آدھ گھنٹے کے فاصلہ پر ہوں۔  
ابھی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ  
،یا اگر تُو ایسا نہ بھی کرے  
:تو بھی اپنے دل میں کہہ  
،اے معجزہ کرنے والے خُدا"  
!"اپنی عجیب شفقت دکھا

یہی دعا میرے اُس بھائی کے لیے بھی ہے  
جو آج رات یہاں آیا ہے۔  
وہ ایماندار ہے  
مگر مدت سے برگشتہ ہے۔  
!افسوس

—اُس کے بھائیوں نے اُسے سرد مہری سے دیکھا  
—اور وہ حق بجانب تھے  
کیونکہ اُس نے تو راہ حق کو رُسوا کیا۔

،مگر وہ اب بھی خُدا کا فرزند ہے  
اور خُدا اب بھی اُسے پیار کرتا ہے۔  
!اے بھائی  
—تُو دلیری سے گر گیا ہے  
تُو نے سوچا کہ خُدا تجھے چھوڑ چکا ہے؛  
اور اب تو یہ تک سمجھ بیٹھا ہے  
کہ تُو اُس کا نہیں۔

!تو سن  
:یہ دعا تیرے لیے ہے  
"!اپنی عجیب شفقت دکھا"  
اور واقعی یہ ایک معجزہ ہو گا  
،اگر وہ پھر سے تیرے ٹوٹے ہڈیوں کو شادمانی بخشے  
!اور اپنی نجات کی خوشی تجھے واپس دے  
اور اگر تُو اس دعا سے گڑگڑائے  
تو وہ ضرور کرے گا۔

،اور میں اپنے اُس دوست کو بھی جانتا ہوں  
—جو اُدھر بیٹھا ہے  
،جس نے کاروبار میں نقصان پر نقصان اُٹھایا ہے  
مصیبتیں ایک کے بعد ایک  
—لہروں کی طرح اُس پر آئیں

،ہر دن نئی تنگی آن گھیرتی ہے"  
"اور ہم سوچتے ہیں یہ ماجرا کہاں ختم ہوگا؟"

!اے بھائی  
خُدا تجھے چھڑا سکتا ہے۔  
کیا ہی برکت ہے  
کہ ہمارے پاس ایسا خُدا ہے  
!جس سے ہم معاملہ کر سکتے ہیں

اپنے بوجھ کے ساتھ اُس کے حضور آ  
:اور کہہ  
—اے خُداوند! یہاں ایک عجیب کام درکار ہے"  
"!اپنی عجیب شفقت دکھا"

مگر تُو کہتا ہے کہ تیرے حالات نہایت انوکھے ہیں۔  
!ٹھیک ہے

،اب میری عبارت کے الفاظ لے لے  
اے وہ جو فضل میں پختہ ہو چکا ہے  
—اور جس کا جسم کمزور پڑ چکا ہے

کیا تُو نہیں کہہ سکتا  
 اب، اے خُداوند"  
 اب، قبل اس کے کہ تیرا بندہ رخصت ہو  
 قبل اس کے کہ یہ سفید بال  
 وادی خاک میں دفن ہوں  
 مجھے ایک بار پھر  
 "اپنی عجیب شفقت دکھا

اور میں سمجھتا ہوں  
 یہ وہ دعا ہے  
 جسے میں اپنے دم واپس کرنا چاہوں گا  
 جب سرد پانی میرے پاؤں سے بڑھ کر  
 میرے گھٹتوں تک آئے  
 جب سیلاب اُبھرے  
 — اور میرے ٹھوڑی تک پہنچے  
 تو موت میں کہنا کیسا شیریں ہو گا  
 "اپنی عجیب شفقت دکھا"

یہی دعا تجھے مرنے میں مدد دے گی؛  
 یہی تجھے دشمن کا سامنا کرنے کے لیے  
 فتح کی للکار دے گی۔

ہاں، جب تُو یردن کے کنارے کھڑا ہوگا  
 تو ایک اور مقدس سنمال اُٹھا لے گا  
 اور پھر شادمانی کے ساتھ اوپر اڑے گا  
 اور آسمان میں نغمہ سرائی کرے گا  
 اپنی عجیب شفقت دکھا"

پس یہ دعا نوآموزوں کے لیے بھی موزوں ہے  
 اور اُن کے لیے بھی جو اپنے سفر کی انتہا کو پہنچ رہے ہیں۔  
 — میں اسے "الفا کی دعا" اور "اومیگا کی دعا" کہہ سکتا ہوں  
 ایسی دعا جو شیر خواروں کے لیے بھی مناسب ہے  
 اور ایسے مردان قوی کے لیے بھی موزوں ہے۔

ہر ایک تم میں سے اسے اختیار کرے  
 اور یوں کہے  
 "اپنی عجیب شفقت مجھے دکھا"

پس جب ہم نے اس دعا کو  
 اوّل مراقبہ کی صورت میں لیا  
 اور پھر تجربہ کی روشنی میں  
 تو اب ہم اسے لیتے ہیں

### III

ایک التماس، جو کسی نمایاں نعمت کے لیے پیش کیا گیا۔

"اپنی عجیب شفقت اس وقت مجھ پر کسی خاص مکاشفہ سے ظاہر کر۔"  
 — ایک عبرانی مترجم نے اسے یوں ادا کیا: "اپنی شفقت کو ممتاز بنا  
 گو میں نہیں کہہ سکتا کہ کسے حوالہ دوں  
 مگر متعدد مفسرین نے اسے اسی طرز پر بیان کیا

اے خداوند! تیری کئی مہربانیاں ہیں۔"  
میں اس وقت سخت مصیبت میں ہوں۔  
—اپنی مہربانیوں میں سے ایک کو چن لے  
—اُسے نمایاں کر  
اور میرے اس غیر معمولی فاقہ کے وقت میں  
اپنی غیر معمولی شفقت دکھا۔  
"اپنی عجیب شفقت دکھا۔"

،اگر تم "عجیب" لفظ پر زور دو  
تو تمہیں اس دعا کا مغز ملے گا۔  
،شاید یہی ٹریپ تھا جس نے کہا  
—"خدا مردہ حالت میں بھی نجات دینے میں ماہر ہے"  
اور اُس سادہ فقرے میں معنی کی گہرائی رکھی ہے۔  
،جب ہم کچھ نہ کر سکیں  
،اور حالات ہمارے بس سے باہر ہو جائیں  
تب ہی تو ہم اپنے خدا کو پکارتے ہیں  
:اور تب ہم کہہ سکتے ہیں

!اب، اے خداوند"  
اپنی معمول کی بھلائی سے بڑھ کر  
اپنی عجیب شفقت دکھا۔  
!آہ! ہمیں اپنی قادر مطلق قدرت دکھا  
—انسانی دانائی ناکام ہو چکی ہے  
پس علم لامتناہی ہماری مدد کو آئے۔  
—خداوند، ہم بے بس ہو چکے ہیں  
کاش ہماری انتہا، تیری ابتدا ہو۔  
"اپنی عجیب شفقت دکھا۔"

کیا تم نہیں سمجھتے  
کہ یہ دعا ہم اُس وقت مانگ سکتے ہیں  
جب ہم آج کی شب رب کی مائدہ پر شریک ہوتے ہیں؟  
(میرا موعظہ آج شاید دعا کی مانند ہو گیا ہے)  
خداوند، یہ وہ علامتیں ہیں  
—جو تیرے بدن اور تیرے خون کو ظاہر کرتی ہیں  
،اب

"اپنی عجیب شفقت دکھا۔"  
،آہ! ہمیں بھلائی کی کوئی خاص علامت دے  
ایسی رحمت عطا فرما  
جو اُس وقت ہمیں حاصل نہ ہوئی  
جب ہم پچھلی بار اِس شراکت میں جمع ہوئے تھے۔

خداوند، ہم بہت تھک چکے ہیں۔  
دنیا نے ہمیں پریشان کیا ہے۔  
—ہمیں آرام چاہیے  
،ایسا عجیب سکون عطا فرما  
،ایسی مقدس تسلی  
ایسا شیریں قرار  
جو ہم نے پہلے کبھی نہ پایا ہو۔  
،جب ہم یہاں جمع ہیں  
:کیا ہم ایماندار ہو کر یہ نہ کہہ سکتے

کیا تیرے پاس کوئی برکت نہیں، اے میرے باپ؟"  
"مجھے دے، ہاں، مجھے بھی، اے میرے باپ

مجھے ہمیشہ یہ ڈر رہتا ہے  
کہ کہیں کلیسیا کی روحانی رونق ماند نہ پڑ جائے  
تمہاری غیرت سرد نہ ہو جائے  
تمہاری دعائیں کمزور نہ پڑ جائیں  
اور کلیسیا کی ہری بھری زندگی  
مرجھا نہ جائے  
اپنی تاثیر نہ کھو دے۔  
—میں تم سب کے لیے یہ دعا مانگتا ہوں  
اے خداوند، ہمیں آج رات حیاتِ نو کا موسم دے۔"  
"اپنی عجیب شفقت دکھا۔

ہم تیرے الہی حضوری کے احیاء بخش لمس کو محسوس کریں۔  
ہم تیرے روح کے نور سے روشن ہوں  
اور تیرے بیٹے کی سرگوشیوں سے تسلی پائیں۔  
اگر تم میں سے کوئی افسردہ ہو گیا ہے  
تو میری دعا ہے  
کہ آج رات تجھ پر  
—عجیب شفقت" ظاہر ہو"  
کہ خداوند تیرا نوالہ اپنے پیالہ میں بھگوئے  
،تو اُس کے سینہ پر ٹیک لگائے  
اور اُس کی میز سے خوراک پائے۔

اے کمزور مقدسو  
میری دعا ہے  
کہ تمہارا خدا، جو تمہاری قوت ہے  
—اپنے آپ کو تم پر ظاہر کرے  
وہ تمہیں خوش کرے  
اور تمہیں اپنی خاص مکاشفات سے تروتازہ کرے  
،اپنے فضل کی روانی سے تمہیں سیراب کرے  
اور تمہارے دل کو اپنی طرف کھینچے۔  
یوں تمہیں اس دعا کا مکمل مفہوم  
آج کی رات کھل جائے  
:اور پورا ہو  
"اپنی عجیب شفقت دکھا۔"

میں نہیں جانتا  
اے عزیزو  
کہ تمہارا حال کیسا ہے  
لیکن میرے ساتھ کچھ وقت ایسے بھی ہوتے ہیں  
کہ مجھے "عجیب شفقت" کے مناظر نظر آتے ہیں۔  
کوئی شک میری جان پر سایہ نہیں ڈالتا  
،کوئی خوف مجھے ہراساں نہیں کرتا  
کوئی فکر مجھے بکھیر نہیں پاتی۔  
میرے اندیشے بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔  
کسی کی خطا یاد نہیں رہتی  
،نہ ہی میری اپنی مصیبتیں  
،نہ کام کا دباؤ  
—نہ مصیبتوں کا خطرہ

سب کچھ ابتدا سے انتہا تک شفقت ہی شفقت ہے۔  
میری جان اُس میں سرور پاتی ہے۔

جیسے کوئی طاقتور شناور  
ہم تیرے لطف کی نہر میں نہاتے اور تیرے ہیں۔  
ہم نہ میں جاتے ہیں اور پھر ابھرتے ہیں۔  
روح وجد میں بھر جاتی ہے  
اور مسرت سے لبریز ہو جاتی ہے۔  
یہ لمحے، جب آتے ہیں  
تو ہمیں تازہ کام کے لیے قوت بخشتے ہیں  
اور آئندہ کی آزمائش کو سہنے کی سکت عطا کرتے ہیں۔  
یہ ہے شک عیالیم کے کنوئیں اور کھجور کے درختوں کی مانند ہیں  
جن کے سائے تلے ہم بیٹھتے اور پیتے ہیں۔  
کاش یہ شب بھی ہمارے لیے  
ایسا ہی کوئی لمحہ ہو۔

لیکن تم میں سے اکثر چلے جاؤ گے۔  
میں تم سے درخواست کرتا ہوں  
کہ اُس ستون کے نیچے سے گزرنے سے پہلے  
ایک لمحہ توقف کرو  
اور یوں کہو  
"اپنی عجیب شفقت دکھا۔"

اُوں ہم سب یہ دعا مانگیں  
اے خداوند، اپنی عجیب شفقت دکھا۔  
"مجھے دکھا۔"

میں سب گناہگاروں میں بڑا ہوں  
لیکن یسوع میرے لیے مرا۔  
اپنی عجیب شفقت دکھا۔  
اُہ! مجھے معاف فرما۔  
میں تیرا بیٹا قبول کرتا ہوں۔  
میں یسوع پر ایمان لاتا ہوں  
کہ وہ میری جان کو بچانے کی قدرت رکھتا ہے  
اور میری جان صرف اُس پر آرام پاتی ہے۔  
اے خداوند، یسوع کے وسیلے سے  
اپنی عجیب شفقت دکھا۔  
آمین۔

تفسیر بہ قلم سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
زبور 51؛ زبور 119: 145-168  
زبور 51

سات توبہ کے زبور ہیں، مگر ان میں یہ سب سے اعلیٰ معلوم ہوتا ہے۔ داؤد کی زبان جو اُس وقت اُس کے لیے موزوں تھی، آج بھی ہمارے لیے اتنی ہی مناسب ہے۔ اگرچہ داؤد کے گناہ کے سبب راستبازی کی راہ میں بڑا نقصان ہوا، مگر کلیسیا ہر زمانے میں ایسے زبور کے وجود سے مالا مال ہوئی۔ یہ ایک حیرت انگیز تلافی ہے۔ بے شک، یہاں خداوند سلطنت کرتا ہے، بدی سے بھلائی نکالتا ہے، اور نسل در نسل اُس شے سے برکت بخشتا ہے جو بذاتِ خود عظیم شر تھی۔

### :آیت 1

اے خُدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر؛  
اپنی فراواں رحمتوں کے مطابق میری خطاؤں کو محو کر۔

—دیکھو، وہ صرف رحم کی التجا کرتا ہے— رحم، اور وہ بھی بہتات میں  
شفقت کی نرم ترین صورت میں۔  
"اپنی نرم رحمتوں کے مطابق۔"  
—داؤد یہاں اپنا نام استعمال نہیں کرتا۔ وہ نہیں کہتا، "اے خُداوند، داؤد کو یاد فرما  
،اپنے نام سے وہ شرمندہ ہے  
،نہ چاہتا ہے کہ خُدا اسے یاد کرے  
،بلکہ فقط رحم کو یاد کرے  
اور اس بے نام گناہگار پر ترس کھائے۔

،وہ یہ بھی نہیں کہتا  
"اپنے بندے کو چھڑا"  
،یا "اپنے خادمہ کے بیٹے کو بچا  
—جیسا کہ وہ اکثر کہتا تھا  
،بلکہ صرف رحم کی دہائی دیتا ہے  
اور بس۔

،دیکھو، وہ یہ بھی نہیں کہتا  
"اے میرے خُدا! مجھ پر رحم کر۔"  
،اب وہ دور ہے  
عہد فیض کی تسلی بخش یقین دہانی کھو بیٹھا ہے۔  
،یہ نافرمان بیٹے کی مانند فریاد ہے  
:جس نے کہا  
"میں اس لائق نہیں کہ تیرا بیٹا کہلاؤں۔"

،اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر"  
—اپنی نرم رحمتوں کے مطابق میری خطاؤں کو محو کر  
۔("یا زیادہ درست ترجمہ، "دھو ڈال"—مٹا دے)

:تشبیہ ایک برتن کی ہے  
،برتن کو دھو دے  
،اُلٹا کر اُس کے اندر کی ہر چیز بہا دے  
—ہر گندگی کو باہر نکال دے  
میری سب خطاؤں کو مٹا دے۔

،یا شاید عدالت میں کسی فردِ جرم کے حذف کرنے کی مانند  
،اے خُداوند"  
میری فردِ جرم کو کالعدم قرار دے۔  
"میری سب خطاؤں کو مٹا دے۔

### :آیت 2

،مجھ کو میری بدی سے خوب دھو  
اور میرے گناہ سے پاک کر۔

دیکھو، وہ سزا کا ذکر نہیں کرتا۔  
،سچا تائب، اگرچہ سزا سے خائف ہوتا ہے

مگر گناہ سے بدرجہا زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے۔  
وہ ناپاکی سے چھٹکارا چاہتا ہے  
نہ کہ فقط عذاب سے۔

— "مجھ کو دھو"  
تُو ہی دھو، کوئی دوسرا نہیں۔  
اور یوں دھو کہ میں بالکل پاکیزہ بن جاؤں۔  
— "مجھے میرے گناہ سے پاک کر"  
— میرے گناہ سے  
میں اسے کسی اور پر نہیں ڈالتا۔  
مجھے اس سے پاک کر۔

---

:آیت 3  
کیونکہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں؛  
اور میرا گناہ ہمیشہ میری نظر میں ہے۔  
جب تک گناہ ہماری نظر میں نہ ہو  
ہم اُسے خُدا کے حضور نہیں لا سکتے۔  
لیکن جب اُس کا شعور بیدار ہو  
تو ہم اُسے خُدا کے حضور اعتراف میں پیش کرتے ہیں۔  
— "میرا گناہ ہمیشہ میری نظر میں ہے"  
گویا اُس کے دل کی حالت ایسی تھی  
کہ گناہ کا تصور اُس کی آنکھوں میں نقش ہو گیا تھا  
حتیٰ کہ خوابوں میں بھی وہ اُسے یاد رکھتا  
اور کبھی اُس سے آزادی نہ پاتا۔

---

:آیت 4  
تجھ ہی سے، تجھ ہی سے میں نے گناہ کیا۔  
اگرچہ اُس نے اوروں کے خلاف بھی گناہ کیا  
مگر اس لمحے خُدا کے خلاف اُس کے گناہ کا احساس  
باقی تمام احساسات کو نگل گیا۔  
تمام انسانی خطائیں اُس کے نزدیک معمولی تھیں  
جبکہ خُدا کے خلاف اُس کی بغاوت  
سب سے بڑی شقاوت تھی۔  
— یہی گناہ کا زہر ہے  
کہ وہ خُدا کے خلاف ہے۔

---

:آیت 4 (جاری)  
اور یہ بدی تیری نظر کے سامنے کی۔

جب تُو دیکھ رہا تھا  
میں نے یہ بدی کی۔



جج کے سامنے چوری کرنا  
—جری گستاخی ہے  
،مگر، اے میرے خدا  
میں نے تیری حضوری میں یہ گناہ کیا۔

---

:آیت 4 (اختتام)  
،تاکہ تُو اپنے کلام میں صادق ٹھہرے  
اور اپنے فیصلے میں بے عیب۔

:گویا وہ کہتا ہے  
میں ایسا اعتراف کر رہا ہوں"  
،کہ اگر تُو مجھے سخت ترین سزا دے  
تب بھی تُو بالکل راست اور عادل ٹھہرے گا۔  
میں کچھ کہنے کو باقی نہ رکھوں گا۔  
"میں تیری تمام غضب ناکی کے لائق ہوں۔

---

:آیت 5  
دیکھ، میں بدی میں پیدا ہوا؛  
اور گناہ میں میری ماں نے مجھے جنا۔  
وہ سیاہ ندی کے سرے کو دیکھتے ہوئے  
اب اُس تاریک چشمے کی طرف نظر کرتا ہے۔

ہم کیسے امید کر سکتے ہیں  
کہ گناہ آلود والدین سے  
پاکیزہ و بے عیب اولاد پیدا ہو؟

!نہیں  
بدی کی طرف مائل میلان  
ہم سب میں پیدائش ہی سے موجود ہے۔  
—یہ کوئی عذر نہیں  
بلکہ وہ اپنے گناہ کو اور بھی بڑا بنا کر پیش کرتا ہے  
کہ وہ پیدائشی گناہگار ہے۔

---

:آیت 6-7  
دیکھ، تُو باطن میں سچائی کو پسند کرتا ہے؛  
اور پوشیدہ مقام میں تُو مجھے حکمت سکھائے گا۔  
،زوفا سے مجھے پاک کر  
تو میں صاف ہو جاؤں گا۔

اس نے کوڑھی کو دیکھا تھا  
جب زوفا خون میں ڈبو کر اُس پر چھڑکا گیا  
—اور وہ طاہر قرار دیا گیا  
لیکن پہلے کوڑھی کو صاف ہونا ہوتا تھا  
پھر وہ رسمی طہارت پا سکتا تھا۔

یہاں داؤد پہلا مرحلہ چھوڑ کر  
براہ راست خُدا کے قبول کے آخری مقام تک پہنچنے کو بے تاب ہے۔

---

#### :آیت 7

”مجھے دھو،  
تو میں برف سے بھی زیادہ سفید ہو جاؤں گا۔

برف سے زیادہ سفید؟  
—برف تو مکمل سفید ہوتی ہے  
،نہ فقط سطح پر  
بلکہ اندر تک سفید۔  
لیکن برف جلدی ناپاک ہو جاتی ہے  
—اپنی پاکیزگی کھو دیتی ہے  
مگر اگر خُدا ہمیں دھو دے  
تو ہم کبھی آلودہ نہ ہوں گے۔

شریعت کے ماتحت  
زناکار کی طہارت کا کوئی انتظام نہ تھا۔  
لہذا داؤد کو  
،آنے والی عظیم قربانی کی طرف نظر کرنی پڑی  
اور اُس نے اُس پر یوں ایمان لایا  
کہ جرات بھری دعا کرتا ہے  
”مجھے دھو، چاہے میں کیسا ہی پلید ہوں“  
”تو میں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں گا۔“

---

#### :آیت 8

”مجھے خوشی اور شادمانی کی آواز سنا  
تاکہ وہ ہڈیاں جو تُو نے توڑی ہیں، خوش ہوں۔

،اصل عبرانی میں ”ٹوٹے ہوئے ہڈیوں“ کا ذکر ہے  
گویا جیسے کوئی خوفناک صدمہ  
ہڈیوں کو چکناچور کر دے۔  
ایسی شدت سے اُس نے گناہ کا احساس کیا۔  
،اور جیسے ٹوٹی ہڈیوں کے جڑنے سے خوشی ہوتی ہے  
وہی اُسے اگر خُدا اُسے معاف کرے  
تو اُسے بے پایاں شادمانی حاصل ہو گی۔

---

#### :آیت 9

”میرے گناہوں سے اپنا منہ پھیر لے  
اور میری سب بدکاریاں مٹا دے۔

،اگر ہم اپنے گناہ اپنے سامنے رکھتے ہیں  
تو خُدا اپنے چہرے کو اُن سے موڑ دیتا ہے۔  
لیکن اگر ہم انہیں نظر انداز کریں  
تو خُدا انہیں اپنے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔

لہذا جب گناہ ہمیشہ ہماری نظر میں رہیں  
تو خُدا کے حضور وہ نہ رہیں گے۔

---

آیت 10:

اے خُدا، میرے اندر پاک دل پیدا کر  
اور میرے باطن میں راستی کی روح نیا کر۔

— "یہ" پیدا کرنا

وہی لفظ ہے

جو تخلیقِ عالم میں استعمال ہوا۔

پاک دل پیدا کر، اے خُدا؛ "

"اور راستی کی نئی روح میرے اندر ڈال۔

---

آیت 11:

مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر  
اور اپنی رُوح القدس کو مجھ سے مت لے۔

میں نے تجھے اپنے دل سے دور کیا

تجھے بھلا کر

مگر تُو مجھے اپنے حضور سے دور نہ کر۔

میں نے ناپاک روح سے خود کو بھر لیا

مگر تُو اپنی پاک رُوح کو مجھ سے واپس نہ لے۔

---

آیت 12:

اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عطا فرما  
اور مجھے مستحکم رُوح سے سنبھال۔

وہ محسوس کرتا ہے کہ اُسے کس قدر اس کی حاجت ہے؛ جیسا کہ جلا ہوا بچہ آگ سے ڈرتا ہے، ویسا ہی اُس کا دل لرزاں ہے۔  
"اپنی فیاض رُوح سے مجھے سنبھال۔"

13

- تب میں گناہگاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا؛ اور خطاکار تیری طرف رجوع کریں گے۔

اور داؤد تب سے اب تک یہی کرتا آیا ہے، کیونکہ یہ زبور گناہگاروں کے لیے ایک مسلسل منادی ہے، جو انہیں خُدا کی معافی کی راہوں سے آگاہ کرتا ہے۔ اور میں شک نہیں کرتا کہ بہت سے اشخاص، رُوح القدس کی تحریک سے، اسی زبور کے کلام سے خُدا کی طرف رجوع لا چکے ہیں۔ جب تُو اور میں مسیح کو پالیں، تو اپنے پانے کی خوشی کو لوگوں سے چھپائیں نہیں۔ اگر تُو نے شہد پایا ہے، تو اُسے تنہا نہ کھا—اپنے بھائیوں کو بھی اُس کی مٹھاس چکھا۔ اگر تُو نجات یافتہ ہے، تو دیر نہ کر بلکہ خوشخبری کو پھیلا دے تاکہ اور بھی بچائے جائیں۔

14

- اے خُدا، میرے نجات دہندہ! مجھے خون کے جرم سے رہائی دے۔

اب اُس کا ایمان بڑھتا جاتا ہے۔ اُس نے اپنے تنہا پست کیا ہے، اور یہی بلندی کا راستہ ہے۔ خُدا کے سامنے اپنے آپ کو کمزور بنا، اور تُو قوی بنایا جائے گا۔ اپنے تنہا خالی کر، تو تُو بھر دیا جائے گا۔ جھک جا، اور وہ تجھے بلند کرے گا۔ "اے میرے نجات

"!دینے والے خدا

14

- اور میری زبان تیری صداقت کو بلند آواز سے گائے گی۔  
وہ زبانیں جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتی ہیں، وہی سب سے بہتر گانے والی زبانیں ہیں۔ وہ زبان جو توبہ کے نمک سے جھلس گئی ہو، وہی تعریف کے شہد سے شیریں ہو سکتی ہے۔

15

- اے خداوند، میرے لبوں کو کھول دے، اور میرا منہ تیری حمد کو ظاہر کرے گا۔  
تو جانتا ہے، جب کوڑھی ناپاک تھا، تو وہ کیا کرتا تھا؟ وہ اپنے لبوں کو ڈھانپتا تھا، تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ بولنے کے لائق نہیں۔ اسی طرح یہ ناپاک داؤد، اپنے لبوں کو ڈھانپ کر، بولنے کی جرأت نہیں کرتا جب تک خدا اُس کے گناہ کو دور نہ کرے اور اُس کے منہ کو نہ کھولے۔ یہی وہ بات ہے جو یسعیاہ نے کہی، "افسوس! میں ہلاک ہوا، کیونکہ میں ناپاک لبوں والا آدمی ہوں"۔ مگر جب وہ دہکتا کوئلہ اُس کے لبوں کو چھو گیا، تب وہ فصاحت سے بولا۔ "اے خداوند! میرے لبوں کو کھول دے، اور میرا منہ تیری "استانش کرے گا

16

- کیونکہ تُو قربانی کو پسند نہیں کرتا؛ ورنہ میں دیتا؛ تُو سوختنی قربانی سے خوش نہیں ہوتا۔  
یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا کیا چاہتا ہے، اور کیا نہیں چاہتا۔ اگر تُو چھٹی آیت کو دیکھے، تو وہاں ہے: "تُو باطن میں سچائی پسند کرتا ہے۔" اب یہاں وہ ظاہر کرتا ہے کہ صرف ظاہری عبادت، جو قربانیوں کی صورت میں ہو، اُس کی خوشنودی کا باعث نہیں۔ صرف ایک نشان، ایک رسم، اُس کی تسلی کے لیے کافی نہیں۔

17

- خدا کی قربانیاں ٹوٹا ہوا رُوح ہیں؛ ٹوٹا اور پشیمان دل، اے خدا! تُو حقیر نہ جانے گا۔  
کچھ مصالحے ایسے ہیں جو اُس وقت تک اپنی خوشبو نہیں دیتے جب تک کہ وہ ہاون دستہ میں کچلے نہ جائیں؛ اسی طرح ایک شکستہ دل بھی ہے۔ اگر وہ درد سہے، اور رنج پائے، تو بھی خدا کے لیے اُس میں شیرینی ہے، جب وہ اپنے لوگوں میں گناہ کا درد محسوس کرتا ہے۔ جب وہ اُس سے نفرت کرتے اور اُسے گھناؤنا جانتے ہیں۔

18

- صیّون پر اپنی رضا سے بھلا کر؛ یروشلم کی فصیلیں تعمیر فرما۔

19

- تب تُو صداقت کی قربانیوں سے خوش ہو گا، سوختنی قربانی اور کامل قربانی سے؛ تب وہ تیرے مذبح پر بیل چڑھائیں گے۔  
جب گناہ بخش دیا جاتا ہے، تو شکرگزاری اوپر کو چڑھتی ہے؛ اور جب خدا اپنی کلیسیا پر برکت نازل کرتا ہے، تو کلیسیا بھی اپنے خدا کو برکت دیتی ہے۔

145

- میں نے پورے دل سے فریاد کی؛ اے خُداوند! میری سُنو؛ میں تیرے آئینوں کو مانوں گا۔ جب دعا پوری دلجمعی سے کی جائے، تو اُس کی مٹھاس کو یاد کرنا باعث تسلی ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ خُدا کا ایک غیر معمولی فضل ہے کہ انسان پورے دل سے دعا کرے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے، تو یقیناً وہ دعا سنی جائے گی؛ کیونکہ وہی خُدا جو ہمیں پورے دل سے دعا کرنے کی توفیق دیتا ہے، وہی اُس کا جواب بھی بخشتا ہے۔ دعا کے بعد داؤد نے عزم کیا، "میں تیرے آئینوں کو رکھوں گا۔" یہ عزم اُس نے اپنے پورے دل سے کیا، اور اگرچہ عزم کرنا کافی نہیں، کیونکہ بہتیرے لوگ عزم کرتے اور توڑ دیتے ہیں، لیکن جو خُدا کے کلام پر قائم رہنا چاہتا ہے، اُسے لازم ہے کہ پہلے دل سے عزم کرے۔

146

- میں نے تجھ سے فریاد کی؛ مجھے بچا لے، تو میں تیری شہادتوں کو مانوں گا۔ دیکھو، وہ اسی رسی کو دوبارہ چھیڑتا ہے۔ پہلے کہا، "میں نے پورے دل سے فریاد کی۔" اب پھر کہتا ہے، "میں نے تجھ سے فریاد کی۔" جب تو مصیبت میں ہو، اور یاد رکھے کہ تُو دعا میں پہلے ہی مشغول تھا، تو یہ تیرے لیے ایک دلیل ہے خُدا کے حضور کہ تُو غفلت یا بے نمازی ہو کر مصیبت میں نہیں پڑا۔

147

- میں صبح کی روشنی سے پیشتر اُٹھا اور فریاد کی؛ میں تیرے کلام پر اُمید رکھتا ہوں۔

148

- میری آنکھیں رات کی نگہبانی سے پہلے جاگتی ہیں، تاکہ میں تیرے کلام پر دھیان کروں۔ یہ داؤد کا عارضی جذبہ نہ تھا بلکہ اُس کی عادت تھی۔ وہ صبح سویرے عبادت میں مشغول ہوتا اور رات گئے تک کلام میں غرق رہتا۔

149

- اے خُداوند! اپنی شفقت کے مطابق میری آواز سُن؛ اپنی عدالت کے مطابق مجھے زندہ کر۔ وہ اکثر شفقت اور عدالت کو ساتھ ساتھ رکھتا ہے، گویا وہ دونوں سے مدد کی امید رکھتا ہے—خُدا کی نرمی بھی، اور اُس کا عدل بھی۔ کیونکہ جب خُدا نے ہم سے عہد باندھ لیا ہے، تو ہم اُس کے رحم اور اُس کی عدالت دونوں پر اعتماد رکھ سکتے ہیں۔

150

- وہ جو شرارت کے پیچھے لگے ہیں، نزدیک آ گئے ہیں؛ وہ تیری شریعت سے دور ہیں۔

151

- لیکن تُو نزدیک ہے، اے خُداوند! اور تیرے سب حکم برحق ہیں۔ کتنا حسین منظر ہے! دشمن نزدیک آ رہے ہیں، مگر تُو اُن سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ وہ مجھ سے قریب ہوتے ہیں، پر میں تیرے ساتھ ہوں، اور تُو میرے ساتھ ہے—سو میں محفوظ ہوں۔

152

- میں تیری شہادتوں کے بارے میں زمانہ قدیم سے جانتا ہوں کہ تُو نے انہیں ہمیشہ کے لیے قائم کیا ہے۔  
اے ایماندار! تیرے لیے یہ کتنی تسلی کی بات ہے! اگر تُو نے بچپن سے ہی یہ جانا ہے، تو یہ ایک بابرکت معرفت ہے کہ خُدا تبدیل نہیں ہوتا۔ جیسا اُس نے ازل میں فرمایا، ویسا ہی اُس کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔

**153**

- میری مصیبت پر نظر کر اور مجھے رہائی دے؛ کیونکہ میں تیری شریعت کو نہیں بھولا۔  
اے خُداوند! تیرے فضل نے مجھے اپنا کلام یاد رکھنے کی توفیق دی؛ اب میری مصیبت کو یاد رکھ، اور اپنی حکمت کی آنکھوں سے اُسے دیکھ کر مجھے رہائی بخش۔

**154**

- میرا مقدمہ لڑ اور مجھے بچا لے؛ مجھے اپنے کلام کے مطابق زندہ کر۔

**155**

- شریروں سے نجات دور ہے؛ کیونکہ وہ تیرے آئینوں کو نہیں ڈھونڈتے۔  
نجات اُس شخص کے نزدیک ہے جو اُسے تلاش کرتا ہے؛ مگر جو تیرے کلام کو رد کرتے ہیں، وہ تیرے فضل سے بھی محروم رہتے ہیں۔

**156**

- تیری شفقتیں عظیم ہیں، اے خُداوند! اپنی عدالت کے مطابق مجھے زندہ کر۔  
دیکھ، یہاں پھر عدالت اور شفقت ایک ساتھ ہیں—خُدا کی راستبازی اور اُس کی نرمی—اور وہ دونوں پر تکیہ کرتا ہے۔ جو مسیح کے کفارہ کے وسیلہ سے خُدا کی عدالت کو اپنی حمایت میں پاتا ہے، وہی سچا ایماندار ہے۔

**157**

- میرے ظالم اور دشمن بہت ہیں؛ لیکن میں تیری شہادتوں سے برگشتہ نہیں ہوا۔

**158**

- میں نے خطاکاروں کو دیکھا اور مجھے افسوس ہوا؛ کیونکہ وہ تیرے کلام کو نہیں مانتے۔  
اے خُدا کے فرزند! جب تُو گناہگاروں کو دیکھے، تو تیرا دل اُن کے لیے روئے، کہ وہ ایسی نیک شریعت کو توڑتے ہیں، ایسے مہربان خُدا کو رنج پہنچاتے ہیں، اور اپنے اوپر بولناک عذاب لاتے ہیں۔

**159**

- دیکھ کہ میں تیرے احکام سے کیسی محبت رکھتا ہوں؛ اے خُداوند! اپنی شفقت کے مطابق مجھے زندہ کر۔

- تیرا کلام شروع سے برحق ہے؛ اور تیرے سب صادق احکام ابد تک قائم ہیں۔ **160**

یہی خوشخبری کی مٹھاس ہے—کہ یہ صرف آج کا پیغام نہیں جو کل زائل ہو جائے، بلکہ یہ ابدی ہے۔ جو اسے پا لیتا ہے، وہ اُس بہتر حصہ کو چنتا ہے جو اُس سے کبھی چھینا نہ جائے گا۔

**161**

- اُمرا نے بے سبب مجھے ستایا؛ پر میرا دل تیرے کلام سے لرزاں ہے۔  
نہ کہ اُن کے کلام سے، بلکہ تیرے کلام سے۔ خُدا کا خوف انسان کے خوف کا بہترین علاج ہے۔ جو شخص خُدا سے ڈرتا ہے، وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

**162**

- میں تیرے کلام سے ایسے خوش ہوتا ہوں جیسے کوئی بڑی غنیمت پائے۔

**163**

- میں جھوٹ سے نفرت رکھتا ہوں اور اُسے مکروہ جانتا ہوں؛ لیکن تیری شریعت سے محبت کرتا ہوں۔

**164**

- میں دن میں سات بار تیری ستائش کرتا ہوں؛ تیرے صادق احکام کے سبب۔

**165**

- اُن کے لیے جو تیری شریعت سے محبت رکھتے ہیں، بڑی سلامتی ہے؛ اور اُن کو کچھ ٹھوکر نہیں لگتی۔  
جاہے کچھ بھی ہو جائے، اُن کو کچھ ضرر نہیں پہنچے گا؛ کیونکہ وہ قادر مطلق کے سایہ تلے سکونت کرتے ہیں۔

**166**

- اے خُداوند! میں نے تیری نجات کی امید رکھی ہے، اور تیرے حکموں پر عمل کیا ہے۔  
اے تم جو کمزور ہو، کیا تم بھی یہ نہیں کہہ سکتے؟ اگرچہ تمہارا یقین کامل نہ ہو، تو بھی اگر تم نے اُس کی نجات کی امید رکھی اور اُس کے حکموں کو بجا لایا، تو تم درحقیقت اُسی کے ہو۔

**167**

- میری جان نے تیری شہادتوں کو محفوظ رکھا ہے؛ اور میں اُن سے بیحد محبت رکھتا ہوں۔

**168**

- میں نے تیرے احکام اور شہادتوں کو مانا ہے؛ کیونکہ میری سب راہیں تیرے سامنے ہیں۔  
اگر کوئی نئی تخلیق نہ ہو تو اس حقیقت میں اُسے تسلی نہ ملے گی؛ کیونکہ اگر کوئی شخص خُدا کے برخلاف چل رہا ہو، تو یہ جان کر کہ اُس کی سب راہیں خُدا کے سامنے ہیں، وہ مضطرب ہوگا۔ لیکن جو خُدا کے فرزند ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں کہ وہ ہر دم خُدا کی نظر میں ہیں—کہ اُن کی کوئی چھپی مصیبت، کوئی نادیدہ بوجھ اُس کی نظر سے اوجھل نہیں۔

